

قمری مہینوں کی امتیازی صفات کا تحقیقی مطالعہ

A research study of characteristics of the lunar months

* Shahzaib

** Dr. Farooq Hassan

ABSTRACT

The names of two lunar months are repeated, Rabi and Jumada, whereas the names of the other eight lunar months are not repeated. Due to the same weather of Rabi and Jumada, their names were repeated and adjectives were used for distinction. For the month of Rabi, the adjectives "Al-Awwal" and "Al-Akhir" Whereas for Jumada, "Al-Awla" and "Al-Akhira". Now, these months are used with these characteristics as terminology. However, the public and some scholars in their writings and speeches mention the names of these months with some changes and use other characteristics besides the above-mentioned characteristics. For instance: For the month of Rabi, the adjectives "Al-Sani" and "Al-Akhar" as well as for the month of Jumada, the adjectives "Al-Sani", "Al-Sania", "Al-Akhar" and "Al-ukhra". In Tafseer, e Ruh-ul-Bayan quoted: People say that the name of the sixth lunar month is "Jumada-ul-Akhar", while the correct name is "Jumada-ul-Akhira" or "Al-Ukhra". So in this research paper will be discussed the names of the lunar months and what is the reason for their naming, and also be discussed the correct name and characteristics of the lunar months "Rabi" and "Jumada".

Keywords: Lunar months, Repeated lunar months, characteristics of the "Rabi" and "Jumada".

تعارف:

تمام قمری مہینوں میں سے دو مہینوں کے نام مکرر ہیں، ربیع اور جمادی، ان کے علاوہ باقی آٹھ مہینوں کے نام غیر مکرر ہیں۔ ان تمام مہینوں کے ناموں کی وجہ چونکہ ان میں پایا جانے والا موسم تھا اس لیے ربیع اور جمادی کے موسم ایک ہونے کی وجہ سے ان کا نام مکرر کیا گیا اور امتیاز کے لیے صفت کا استعمال کیا گیا۔ ”ربیع“ کے مہینے کے لیے ”الاول“ اور ”الآخر (خاء کی زیر کے ساتھ)“ کی صفت لگائی گئی جبکہ ”جمادی“ کے لیے ”الاولیٰ“ اور ”الآخر (خاء کی زیر کے ساتھ)“۔ اب یہ مہینے ان صفات کے ساتھ بطور علم استعمال کیے جاتے ہیں۔

تاہم! عوام اور کثیر اہل علم بھی اپنی تحاریر اور تقاریر میں ان مہینوں کے نام کچھ تغیر اور تبدل کے ساتھ ذکر کرتے ہیں، اور مذکورہ صفات کے علاوہ دیگر صفات کا انتخاب کرتے ہیں، جیسا کہ ربیع الثانی اور ربیع الآخر (خاء کی زیر کے ساتھ)، اور جمادی الثانی، جمادی الثانیہ، جمادی الآخر (خاء کی

* Visiting Faculty member, Islamic Learning department, university of Karachi.

** Professor, Department of Humanities, NED University of Engineering & Technology, Karachi

زبر کے ساتھ) اور جمادی الاخریٰ۔ جیسا کہ تفسیر روح البیان کے مصنف لکھتے ہیں: لوگ چھٹے قمری مہینے کا نام بولتے ہیں ”جمادی الآخر“، جبکہ درست نام ”جمادی الآخرۃ“ یا ”الاخریٰ“ ہے۔^۱

اس تحقیقی مضمون میں بیان کیا گیا ہے کہ قمری مہینوں کی اسلام میں اہمیت کیا ہے؟ ان تمام مہینوں میں خصوصی طور پر کس طرح کے اعمال صالحہ اور امور عامہ کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ مزید یہ کہ ان مہینوں کے اسلام سے قبل عرب میں رائج نام اور بعد از اسلام رائج نام اور ان کی وجہ تسمیہ ذکر کی جائے گی بالخصوص چوتھے اور چھٹے قمری مہینے کے درست نام اور ان کی امتیازی صفات بیان کی جائیں گی۔

قمری مہینوں کے اسماء اور فضائل:

دین اسلام میں زیادہ تر شرعی احکام کا تعلق چاند سے ہے اور قمری مہینے چاند کے حساب سے چلتے ہیں، البتہ یہ مہینے دین اسلام کی ایجاد نہیں بلکہ پیغام اسلام سے پہلے بھی عرب میں رائج تھے جن میں یہ لوگ مختلف سرگرمیاں سرانجام دیتے تھے۔ چاند سے مہینوں کے حساب کا رواج حضرت ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام سے عرب میں جاری تھا اس لئے دین اسلام میں بھی انہیں مہینوں کو برقرار رکھا گیا اور احکام شریعت کا معیار قرار دیا گیا، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فَمِنْهَا اَفْجَى كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ۔“

ترجمہ کنز الایمان: بے شک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہیں اللہ کی کتاب میں جب سے اس نے آسمان و زمین بنائے ان میں سے چار حرمت والے ہیں۔^۲

اسلامی تقویم سے پہلے عرب میں واقعہ فیل کے حساب سے تواریخ کا حساب رکھا جاتا تھا یہاں تک کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہجرت مدینہ سے تاریخ شمار کرنے کا حکم فرمایا۔^۳ دیگر روایات کے مطابق ہجری تقویم کی بنیاد رکھنے والے آخری نبی محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم بذات خود ہیں، چنانچہ علامہ مخدوم محمد ہاشم سندھی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

نبی پاک ابھی قباء میں ہی تشریف فرما تھے کہ آپ نے نئی تقویم کی وضع کا حکم دیا چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے ہجرت سے شروع کیا اور اس سن کی ابتداء محرم الحرام سے کی، کیونکہ حجاج اسی مہینے اپنے گھروں کو واپس لوٹتے ہیں۔ آپ مزید فرماتے ہیں کہ بعض علماء فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی خلافت کے زمانہ میں ۷ ہجری کو ہجری تقویم وضع فرمائی اور اس کا آغاز محرم سے کیا۔ لیکن پہلا قول زیادہ واضح ہے۔^۴

ذیل میں قمری مہینوں کے درست اسماء اور دین اسلام میں ان کی اہمیت کی تفصیلات بیان کی جا رہی ہیں:

محرم:

جمع، محرمات، محارم اور محاریم۔ عرب اس مہینے کو مؤمنین کہتے تھے، اسکی جمع تآمین اور تآمین آتی ہے۔^۵ اس مہینے کا نام اس لئے محرم رکھا گیا ہے کہ اس میں جنگ و لڑائی کرنا حرام ہے۔ محرم الحرام اسلامی سال کا پہلا مہینہ ہے، اس کا پہلا عشرہ بڑی برکت اور خیر والا ہے۔ کتب احادیث میں اس مہینے کی بہت فضیلت آئی ہے، چنانچہ ایک شخص آخری نبی محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، عرض کی: یا رسول اللہ! رمضان کے علاوہ

میں کس مہینے کے روزے رکھوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر تم نے رمضان کے بعد کسی مہینے کے روزے رکھنے ہوں تو محرم الحرام کے روزے رکھو کہ یہ اللہ پاک کا مہینہ ہے، اس مہینے میں ایک دن ہے جس میں اللہ پاک نے ایک قوم کی توبہ قبول فرمائی اور دوسروں کی توبہ بھی قبول فرمائے گا۔“ ایک اور حدیث پاک میں ارشاد فرمایا گیا: رمضان کے بعد سب سے افضل روزے محرم الحرام کے روزے ہیں اور فرض نماز کے بعد سب سے افضل نمازرات کی نماز ہے۔ اہل اسلام کے لئے اس مہینے کی آمد باعث مسرت و قابل فکر ہے کہ نئے سال کی آمد میں خوشی منائے اور زندگی کے ایک سال کی کمی پر آخرت کے لئے تیاری کرے۔

صفر:

جمع، اصفار۔ عرب اس مہینے کو ناجز کہتے تھے۔^(۸) ایک جگہ کا نام ہے جہاں اہل عرب اس مہینے میں آیا کرتے تھے اس لئے اس مہینے کو صفر کہا گیا۔ دور جاہلیت میں اس مہینے کے متعلق لوگ اس طرح کے وہمی خیالات بھی رکھا کرتے کہ اس مہینے میں مصیبتیں اور آفتیں بہت ہوتی ہیں، اسی وجہ سے وہ لوگ ماہ صفر کے آنے کو منحوس خیال کیا کرتے تھے لیکن ان کے فاسد خیالات کو باطل قرار دیتے ہوئے آخری نبی محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”لَا صَفَرٌ“ یعنی صفر کچھ نہیں۔ آج کے دور میں بھی وہی لوگ اس مہینے کو مصائب و آفات کا مہینہ خیال کرتے ہیں، بالخصوص ابتدائی تیرہ تاریخیں بہت زیادہ منحوس سمجھی جاتی ہیں اور ان میں نئے کاروبار شروع نہیں کرتے اور شادیاں نہیں کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ صفر بھی دیگر مہینوں کی طرح ایک مہینہ ہے اس میں بھی فضل و کرم کی عنایات کا سلسلہ جاری رہتا ہے، جس گھڑی ایک مسلمان اللہ کریم کی فرما برداری میں مصروف ہو وہ گھڑی مبارک ہے اور جس وقت میں وہ نافرمانی کرے وہ لمحہ اس کے لئے منحوس ہے۔ ایک مسلمان کے لئے درحقیقت اصل نحوست تو گناہوں میں ہے۔

ربیع:

بعض اس مہینے کو کُھوان کہتے ہیں، جمع اخونہ۔ جبکہ دوسرے ربیع کو وُصْان کہتے ہیں جسکی جمع وِصانات آتی ہے۔ اس کے دونوں مہینوں کو اس لئے ربیع کہا جاتا ہے کہ ان میں بہار کے موسم کی وجہ سے عرب لوگ خوب صحت مند اور فرہ ہو جایا کرتے تھے۔ یہ وہ مبارک مہینہ ہے جس میں اللہ پاک نے آخری نبی محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے دنیا والوں پر بھلائیوں اور سعادتوں کے دروازے کھول دیئے ہیں اور اسی مہینے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی۔ اہل ایمان کے لئے اس مہینے کی اہمیت اور خصوصیت اس تناظر میں اور بڑھ جاتی ہے کہ یہ مہینہ اہل ایمان کے جان و مال کے مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کا مہینہ ہے۔ اس نسبت کے سبب اس مہینے میں اہل ایمان اوائل زمانہ سے ہی خصوصیت کے ساتھ ذکر رسول کا اہتمام کرتے آ رہے ہیں۔ آج کے پر فتن زمانہ میں اس مہینے میں محبت رسول، پیغام رسول، سیرت رسول، ذکر رسول وغیرہ موضوعات پر محافل اور کتب بینی یقیناً اسلام کے ساتھ جڑے رہنے میں بڑا کردار ادا کر سکتی ہے۔

ربیع کے دوسرے مہینے میں نوافل کے حوالے سے اسلاف دین سے مختلف نوافل اور ان کی خصوصیات منقول ہیں، چنانچہ حضرت شاہ کلیم اللہ شاہ جہاں آبادی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

ربیع الآخر کی پہلی رات اور پہلے دن چار رکعت نفل یوں پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص نو مرتبہ پڑھے تو بہت زیادہ ثواب پائے گا، اور اگر سورہ اخلاص پچیس مرتبہ پڑھے تو اسی نیکیاں حاصل ہوں گی اور اسی گناہ معاف ہوں گے۔“

یوں ہی اس مہینے کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو چار رکعتیں اس طرح ادا کی جائیں کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص پڑھے تو اجر عظیم حاصل ہو گا اور ان شاء اللہ جنت میں داخل ہو گا۔^{۱۲}

چوتھے قمری مہینے کا یہ نام ”ربیع الآخر (خاء کی زیر کے ساتھ)“ قواعد ادب اور استعمال عرب کے بالکل مطابق ہے اور امتیاز کے لیے ”الآخر“ کی صفت ہی درست ہے اور بطور علم مستعمل ہے۔ اسی واسطے ”الثانی“ صفت لانا درست نہ ہو گا اور مقصود مفہوم بھی ادا نہیں ہو گا جس کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

جمادی:

جمع، جمادات۔ کچھ لوگ ان میں سے پہلے مہینے کو حنین (حاء کی فتح اور ضمہ کے ساتھ) کہتے تھے، جمع حنائن، احنہ اور حنون۔ دوسرے مہینے کو ”وزنہ“ کہتے تھے، جمع ورنات۔^{۱۳} اس کے معنی جمانے کے ہیں چونکہ اس کے دونوں مہینوں میں عرب لوگ پانی جماتے تھے اس لئے ان مہینوں کو جمادی کا نام دیا گیا۔ حضرت شاہ کلیم اللہ شاہ جہاں آبادی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: جمادی الاولیٰ کی دوسری، بارہویں اور اکیسویں تاریخ کو روزہ رکھنے کا بہت ثواب ہے۔^{۱۴} ایوں ہی جمادی الآخرۃ کے بارے میں بہت سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے منقول ہے کہ اس کے آخری دس دنوں میں رجب کے مہینے کے استقبال کے لئے روزے رکھا کرتے تھے۔^{۱۵} ابن جوزی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

”سب کو چاہئے کہ رجب کے مہینے سے پہلے اس کے استقبال کے لئے اپنی ذات کو گناہوں سے پاک صاف کرے، ہر خطا و گناہ پر نادم و شرمندہ ہو کر اللہ کریم کی بارگاہ میں توبہ کرے اور بذریعہ توبہ اپنے دل کو گناہوں کے میل سے پاک کر لے۔“^{۱۶}

جمادی کے مہینوں کے درست نام:

پانچویں قمری مہینے کا درست نام ”جمادی الاولیٰ“ ہے، لفظ ”جمادی“ جیم کی پیش اور دال کی زبر کے ساتھ ہے، جبکہ چھٹے قمری مہینے کا درست نام ”جمادی الآخرۃ (خاء کی زیر کے ساتھ)“ ہے۔

لسان العرب میں ہے:

”جُمَادَى الْأُولَى وَجُمَادَى الْآخِرَةِ، يَفْتَحُ الدَّالُ فِيهِمَا، مِنْ أَسْمَاءِ الشُّهُورِ۔“^{۱۷}

ترجمہ: جمادی الاولیٰ اور جمادی الآخرۃ، دونوں میں لفظ ”جمادی“ دال کی فتح کے ساتھ ہے۔ یہ دونوں مہینوں کے نام ہیں۔

ڈاکٹر مصطفیٰ جواد (متوفی ۱۹۶۹ء) نے اپنی کتاب ”قل، ولا تقل“ میں لکھا ہے:

”قل: جُمَادَى الْأُولَى وَجُمَادَى الْآخِرَةِ۔“^{۱۸}

ترجمہ: درست نام بولو: ”جمادی الاولیٰ“ اور ”جمادی الآخرۃ“

سوائے ”جمادی“ کے تمام قمری مہینوں کا نام مذکر ہیں، صرف ان دونوں مہینوں کے نام مؤنث ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ ان کی صفت

بھی مؤنث ہو کیونکہ عربی قواعد کے مطابق موصوف اور صفت کا باعتبار تذکیر و تانیث ایک جیسا ہونا ضروری ہے۔

مشہور نحوی امام فراء لکھتے ہیں:

”وَأَسْمَاءُ الشُّهُورِ كُلُّهَا مُذَكَّرَةٌ إِلَّا جُمَادَيَيْنِ فَهُمَا مُؤَنَّثَتَانِ“^{۱۹}

یعنی کہ سوائے جمادیین کے تمام مہینوں کے نام مذکر ہیں، ان دونوں مہینوں کے نام مؤنث ہیں۔

ابو علی قطرب لکھتے ہیں:

”الْأُولَى وَالْآخِرَةُ فَعَلَى تَأْنِيثِ جُمَادَى“^{۲۰}

کہ امتیازی صفات ”الْأُولَى“ اور ”الْآخِرَةُ“ کا مؤنث ہونا، ”جمادی“ کے مؤنث ہونے کی وجہ سے ہے۔

امام ابن کمالی الصقلی ابو حفص عمر بن خلف النحوی (متوفی ۵۰۱ھ) لکھتے ہیں:

”وَلَيْسَ فِي الشُّهُورِ مَوْثٌ سِوَى جُمَادَى. وَلِذَلِكَ كَانَ نَعْتَهَا مَوْثًا“^{۲۱}

ترجمہ: مہینوں میں ”جُمَادَى“ کے سوا کوئی مؤنث نہیں۔ اسی لیے اس کی صفت بھی مؤنث آتی ہے۔

چھٹے قمری مہینے کے لئے ”الْآخِرَةُ“ کے علاوہ کسی اور صفت کا استعمال ہرگز درست نہیں جیسا کہ ”الثانی“، ”الثانیۃ“ اور ”الآخری“۔ کیونکہ

”الثانی“ مذکر ہے اور اس کی مؤنث ”الثانیۃ“ ہے۔ مذکر صفت استعمال کر نہیں سکتے جیسا کہ پہلے بیان کر چکے کیونکہ ان مہینوں کے نام مؤنث ہیں،

ہاں ”الثانیۃ“ صفت اگرچہ مؤنث ہے لیکن پھر بھی درست نہیں اور بطور علم عرب میں مستعمل نہیں۔

ڈاکٹر مصطفیٰ جواد (متوفی ۱۹۶۹ء) لکھتے ہیں:

”للعرب جُمَادَيَانِ : الْأُولَى وَالْآخِرَةُ، وَرَبِيعَانِ : الْأُولَى وَالْآخِرَةُ، وَلِغَيْرِهِمْ كَانُونَانِ : الْأُولَى وَالْثَانِي، وَلَوْ كَانُوا

عَرَبًا لَقَالُوا : ”الْآخِرُ“۔ وَلَهُمْ تَشْرِينَانِ : الْأُولَى وَالْثَانِي، وَلَوْ كَانُوا عَرَبًا لَقَالُوا ”تَشْرِينِ الْآخِرِ“۔ وَلَا يَخْفَى مَا

فِي قَوْلِ الْعَرَبِ ”الْآخِرُ وَالْآخِرَةُ“ مِنْ فَائِدَةٍ، وَذَلِكَ أَنَّهُمْ أَرَادُوا أَنْ يُفْهَمُوا السَّمْعُ أَنَّهُ لَيْسَ عِنْدَهُمْ رَبِيعٌ ثَالِثٌ

وَلَا جُمَادَى ثَالِثَةٌ، عَلَى حِينِ أَنْ قَوْلَ غَيْرِهِمْ ”تَشْرِينِ الثَّانِي“ لَا يَمْنَعُ أَنْ يَأْتِيَ ”تَشْرِينِ ثَالِثٌ“ وَقَوْلُهُمْ ”كَانُونِ

الثَّانِي“ لَا يَنْفِي أَنْ يَكُونَ لَهُمْ ”كَانُونِ ثَالِثٌ“^{۲۲}

ترجمہ: اہل عرب کے یہاں دو ”جمادی“ ہیں: ”الْأُولَى“ اور ”الْآخِرَةُ“۔ اور دو ”ربیع“ ہیں: ”الْأُولَى“ اور ”الْآخِرَةُ“۔ اور

غیروں کے دو ”کانون“ ہیں: ”كَانُونِ الْأَوَّلِ“ (دسمبر)، اور ”كَانُونِ الثَّانِي“ (جنوری)۔ اسی طرح غیروں کے یہاں دو

”تشرین“ ہیں: ”تَشْرِينِ الْأَوَّلِ“ (اکتوبر) اور ”تَشْرِينِ الثَّانِي“ (نومبر)۔ (یعنی انھوں نے ”آخر“ کے بجائے ”ثانی“ کہا

ہے) اگر یہ لوگ عرب ہوتے تو یہ لوگ ضرور ”تَشْرِينِ الْآخِرِ“ کہتے۔ (تشرین الثانی نہ کہتے)۔ اہل عرب نے جو ”الْآخِرُ“

اور ”الْآخِرَةُ“ کہا ہے، اس کا فائدہ پوشیدہ نہ رہے۔ انھوں نے چاہا کہ سامع کو یہ سمجھا دیں کہ ان کے یہاں کوئی تیسرا

”ربیع“ نہیں، اور نہ ہی کوئی تیسرا ”جمادی“ ہے۔ (اس لیے انھوں نے ”ربیع الْآخِرِ“ اور ”جمادی الْآخِرَةُ“ کہا۔ اگر وہ ”ربیع

الثانی“ اور ”جمادی الثانیۃ“ کہتے تو یہ فائدہ حاصل نہ ہوتا۔ اور تیسرے ربیع و جمادی کی نفی نہیں ہو پاتی۔) جب کہ غیروں

کا قول "تشرین الثانی" کسی "تشرین ثالث" کی آمد کو نہیں روکتا، اور ان کا قول "کانون الثانی" کسی "کانون ثالث" کی نفی نہیں کرتا۔

امام احمد رضا خان بریلوی فرماتے ہیں:

"جمادی الثانی"؟؟؟!! مونٹ کی صفت مذکر؟؟!! حضرت نے "جمادی" کا کوئی تیسرا بھی دیکھا ہوگا، کہ عرب "ثانی" بے "ثالث" نہیں بولتے۔^{۲۳}

ایسے ہی بطور امتیازی صفت "الآخری" بھی درست نہیں۔ کیونکہ "آخری" "ایک اور"، "غیر" اور "دوسرا" کے معنی میں ہے، "اول" کا مقابل نہیں ہے اور آخری ہونے پر دلالت نہیں کرتا جبکہ مطلوب یہاں اول کا مقابل تھا اس لیے "آخری" کی صفت کی صورت میں التباس باقی رہے گا۔ مزید یہ کہ اس صورت میں علم کی تبدیلی بھی ہے۔

جلال الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"وإنما يتعين تقديره الآخر ههنا دون الأخرى لأن المقصود هنا الدلالة على التأخر الوجودي ولا يفيد إلا ذلك بخلاف الأخرى. فإنها أنشئ آخر وهما إنما يدلان على وصف مغاير لمقدم ذكره سواء كان في الوجود متأخرا أو متقدما: مررت بزيد ورجل آخر فلا يفهم من ذلك إلا وصفه للمتقدم وهو زيد دون كونه متأخرا وجودا. ولهذا عدلوا عن ربيع الآخر - بفتح الخاء - وجمادی الأخرى إلى ربيع الآخر بالكسر وجمادی الآخرة حتى تحصل الدلالة على مقصودهم في التأخر الوجودي."^{۲۴}

ترجمہ: یہاں بطور صفت "الآخر" ہی درست ہے، "الآخری" نہیں، کیونکہ "آخری" کا مذکر تو "آخر" آتا ہے جس کے معنی ہیں کہ دوسری شے کا پہلی سے وصف میں مختلف ہونا، چاہے وجود میں موخر ہو یا نہ ہو، جیسا کہ مررت بزيد ورجل آخر کی مثال میں "رجل آخر" سے مراد دوسرے نمبر والا نہیں بلکہ وہ آدمی ہے جو زید سے الگ ہے یعنی دونوں کی ذات میں فرق ہے۔ تبھی تو ربيع الآخر اور جمادی الآخری کے بجائے ربيع الآخر اور جمادی الآخرة کہا جاتا ہے کیونکہ یہاں مقصود وجود میں تاخیر ہے۔

رجب:

جمع، ارجاب، رجب اور رجات۔ اس مہینے کا ایک نام اصم ہے۔^(۲۵) یونہی اسے "مُنْصِلُ الاسِنَّة" اور "الاصب" بھی کہتے ہیں۔ اس مہینے کو اس لئے رجب کہتے ہیں کہ اس مہینے میں کھجوروں کی ترجیب ہوتی تھی یعنی کھجور کے درختوں کو گرنے سے بچانے کے لئے سہارا دیا جاتا تھا یا کھجور کے خوشوں کو پتوں سے باندھا جاتا تھا تاکہ ہوا سے منتشر نہ ہوں۔

رجب المرجب حرمت والے ان چار مہینوں میں سے ایک ہے جن کی فضیلت و اہمیت قرآن و حدیث میں بیان کی گئی ہے۔ حجۃ الوداع کے موقع پر آخری نبی محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: سال میں بارہ مہینے ہیں جن میں سے چار حرمت والے ہیں، تین لگاتار دُور

القعدہ، ذوالحجہ اور محرم اور قبیلہ مضر کا رجب جو جمادی الآخرۃ اور شعبان کے درمیان میں ہے۔^{۲۷} اس مہینے کی پہلی رات ان راتوں میں سے ایک ہے جس میں کسی کی دعا رد نہیں کی جاتی۔^(۲۸) آخری نبی محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ جب کا مہینہ آتا تو آپ یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

”اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي رَجَبٍ وَشَعْبَانَ وَيَلْغُنَا رَمَضَانَ“

ترجمہ: یا اللہ! رجب اور شعبان میں ہمارے لئے برکت فرما اور رمضان نصیب فرما۔^{۲۹}

شعبان:

جمع شعبان، شعبانات۔ اس مہینے کو وِغْلَا کے نام سے بھی موسوم کرتے تھے، جس کی جمع اوعال اور وعلات آتی ہے۔^(۳۰) شعبان کے معنی ہیں منتشر ہونا چونکہ اس مہینے میں قبائل شاخ در شاخ تقسیم ہوتے اور منتشر ہوتے تھے اس لئے اس مہینے کو شعبان کہتے ہیں۔ یہ اُن پانچ مہینوں میں سے پہلا مہینہ ہے جن کا چاند دیکھنا واجب کفایہ ہے، اس مہینے کی عظمت کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ اس کے بارے میں آخری نبی محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شَهْرُ شَعْبَانَ شَهْرِيْ عِنِّيْ شَعْبَانَ مِثْرَ مِهْنَةٍ هِيَ۔^(۳۱) اس مہینے کی پندرہویں شب بڑی برکت والی ہے، اس رات میں بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کے برابر لوگوں کو جہنم سے براءت ملتی ہے۔ چاہئے کہ اس رات کو مغرب سے پہلے توبہ کریں، ایک دوسرے سے معافی تلافی کریں اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کریں۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا معمول تھا کہ شعبان کا مہینہ شروع ہوتے ہی تلاوت قرآن کی کثرت شروع کر دیتے، زکوٰۃ نکالتے، قرضے اتارتے اور رمضان کا چاند نظر آتے ہی اعتکاف میں بیٹھ جاتے۔^{۳۲}

رمضان:

جمع رمضان، ارمضہ اور رماض۔^{۳۳} عرب اس مہینے کو ناطق کہتے تھے جسکی جمع نواتق آتی ہے۔^{۳۴} اس مہینے کو اس لئے رمضان کہتے ہیں کہ اس میں گرمی کی وجہ سے زمین بہت گرم ہو جاتی تھی۔ یہ مہینہ رحمت، مغفرت اور جہنم سے چھٹکارے کا مہینہ ہے، اس مہینے میں نیکیوں کا اجر بہت بڑھ جاتا ہے۔ یہ مہینہ نزول قرآن کا مہینہ ہے اور اس مہینے کی ایک بڑی خصوصیت یہ بھی ہے کہ مہینوں میں صرف رمضان کا نام قرآن کریم میں ذکر کیا گیا ہے۔^{۳۵} اس مہینے میں سب سے افضل عبادت فرض روزہ ہے۔ اس مہینے کی آمد سے ہی مسلمانوں کا ایمانی نور روشن ہو جاتا ہے، مسجدیں آباد ہو جاتی ہیں، صدقہ و خیرات میں اضافہ ہو جاتا ہے، غریبوں اور مسکینوں کی مدد کی جاتی ہے، عبادات کی رونقیں بڑھ جاتی ہیں اور خوب خوب اللہ کریم کو راضی کرنے والے کام کیے جاتے ہیں اور نافرمانی کے کاموں سے بچا جاتا ہے۔

شوال:

جمع شواوایل، شاییل اور شوالات۔ اسے عاذل بھی کہا جاتا تھا جس کی جمع عواذل آتی ہے۔^{۳۶} اس مہینے کو اس لئے شوال کہتے ہیں کہ اس میں اونٹنیاں اپنی دُموں کو اٹھا لیتی ہیں۔ یہ بھی ان مہینوں میں سے ایک ہے جن کا چاند دیکھنا واجب کفایہ ہے۔ اشہر حج میں سے یہ پہلا مہینہ ہے۔ اس مہینے کی ایک یہ بھی خصوصیت ہے کہ اس میں آخری نبی محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا اور رخصتی بھی (تین سال بعد) اسی مہینے میں ہوئی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اسی مہینے میں نکاح کرنے کو پسند فرماتی تھیں۔^(۳۷) اس مہینے کی ابتدا ایک بابرکت رات سے ہوتی ہے

جسے 'جائزہ یعنی انعام کی رات کہا جاتا ہے، یہ رات نیک لوگوں کو انعام ملنے کی رات ہے، اس رات میں عبادت کرنے والوں کو خصوصی اعزازات سے نوازا جاتا ہے۔^{۳۸} اس مہینے کی پہلی تاریخ کو نفل روزہ رکھنا بھی جائز نہیں کہ یہ عید الفطر کا دن ہوتا ہے اور حدیث پاک میں عید الفطر کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا گیا ہے۔^{۳۹}

ذوالقعدة:

جمع: ذوات القعدة۔ ذوالقعدة کے مہینے کو "شَوَاع" کہا جاتا تھا، اس کی جمع اشوعۃ اور شواعات آتی ہے۔ اسے اس لئے ذوالقعدة کہتے ہیں کہ اس میں لوگ قتال کرنے کو چھوڑ دیتے تھے۔^{۴۰} اشہر حج میں سے یہ دوسرا مہینہ ہے۔^{۴۱} آخری نبی محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام عمر اسی مہینے میں ادا فرمائے۔ تورات کے حصول کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسی مہینے کے تیس روزے رکھے تھے۔^{۴۲} آخری نبی محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوری زندگی میں چار عمرے ادا فرمائے اور چاروں عمرے اسی مہینے میں ادا فرمائے۔^{۴۳}

ذوالحجہ:

جمع: ذوات الحجۃ۔ عرب اس مہینے کو بُرک کہتے تھے جسکی جمع برکات آتی ہے۔^{۴۴} چونکہ لوگ اس مہینے میں حج کرتے تھے، اس لیے اسے ذوالحجہ کہتے ہیں۔^{۴۵} یہ حج کا مہینہ ہے اس مہینے میں تمام عالم سے مسلمان حج کرنے کے لئے حرمین طیبین کا سفر کرتے ہیں۔ اس مہینے کا پہلا عشرہ بڑی برکت اور فضیلت والا ہے۔ ابن حبان کی روایت کے مطابق اللہ پاک کے ہاں عشرہ ذی الحج کے دنوں سے کوئی افضل دن نہیں۔^{۴۶} اس مہینے کی دس، گیارہ اور بارہ تاریخ کو نفل روزہ رکھنے کی بھی اجازت نہیں کہ یہ تمام ایام عید الاضحیٰ کے ہیں اور عید الاضحیٰ کے ایام میں روزہ رکھنے سے حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں منع کیا گیا ہے۔^{۴۷}

آخری دونوں مہینوں کے ناموں کو چار طریقے سے پڑھا جاسکتا ہے: (۱) ذوالقعدة، ذوالحجۃ (۲) ذوالقعدة، ذوالحجۃ (۳) ذوالقعدة، ذوالحجۃ، یہ سب سے فصیح ہے (۴) ذوالقعدة، ذوالحجۃ۔^{۴۸}

نتائج

- ❖ اسلام میں زیادہ تر شرعی احکام کا تعلق قمری مہینوں سے ہے۔
- ❖ تقویم ہجری کی بنیاد رکھنے والے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بذات خود ہیں۔
- ❖ ہر قمری مہینے میں بعض اعمال کو خصوصی فضیلت و اہمیت حاصل ہے اس کے حصول کے لئے ضرور کوشش کرنی چاہئے۔
- ❖ تمام قمری مہینوں میں سے دو ہی مہینوں کے نام مکرر ہیں، ربیع اور جمادی۔
- ❖ چوتھے قمری مہینے کا درست اور قواعد کے مطابق نام "ربیع الآخر (خاء کی زیر کے ساتھ)" ہے، جبکہ چھٹے قمری مہینے کا درست اور قواعد کے مطابق نام "جمادی الآخر (خاء کی زیر کے ساتھ)" ہے۔
- ❖ سوائے "جمادی" کے تمام قمری مہینوں کے نام مذکور ہیں، یہ اکیلا مؤنث ہے۔

حواشی و حوالہ جات

- ^۱ ابو الفداء، اسماعیل حقی بن مصطفیٰ، روح البیان، دار الفکر - بیروت، التوبة: ۹-۳۶ تا ۳۶، ج ۳، ص ۴۲۱
- ^۲ فخر الدین رازی، محمد بن عمر، التفسیر الکبیر دار الکتب العلمیہ - بیروت، التوبة: ۹-۳۶، ج ۸، ص ۱۵
- ^۳ ابن عساکر، تاریخ مدینة دمشق، دار الفکر بیروت، ج ۱، ص ۳۴۔
- ^۴ ہاشم سندھی، علامہ مخدوم محمد ہاشم، بذل القوت فی حوادث سنی النبوة، دار الفتح ۲۰۱۶ بذل القوت فی حوادث سنی النبوة، ص ۴۱۳
- ^۵ الدكتور، جواد علی، المفصل فی تاریخ العرب قبل الاسلام، دار الساقی، الطبعة الرابعة ۱۴۲۲ھ - ۲۰۰۱ء، ج ۱۶، ص ۸۹
- ^۶ احمد بن حنبل، احمد بن محمد، مسند امام احمد، دار الفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ، ج ۱، ص ۳۲۷، حدیث: ۱۳۳۴
- ^۷ مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، دار الکتب العربی ۲۰۰۶، ص ۴۵۶، حدیث: ۲۷۵۵
- ^۸ المفصل فی تاریخ العرب قبل الاسلام، دار الساقی، الطبعة الرابعة ۱۴۲۲ھ - ۲۰۰۱ء، ج ۱۶، ص ۸۹
- ^۹ بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۹ھ، ج ۴، ص ۲۴، حدیث: ۵۷۰۷
- ^{۱۰} المفصل فی تاریخ العرب قبل الاسلام، دار الساقی، الطبعة الرابعة ۱۴۲۲ھ - ۲۰۰۱ء، ج ۱۶، ص ۸۹
- ^{۱۱} شاہ جہان آبادی، شاہ کلیم اللہ، مرقع کلیسی، حامد اینڈ کمپنی، ص ۱۹۸
- ^{۱۲} گو الیاری، غوث محمد، کلیات جواہر خمسہ، کوئٹہ، ص ۲۱
- ^{۱۳} المفصل فی تاریخ العرب قبل الاسلام، دار الساقی، الطبعة الرابعة ۱۴۲۲ھ - ۲۰۰۱ء، ج ۱۶، ص ۸۹
- ^{۱۴} مرقع کلیسی، حامد اینڈ کمپنی، ص ۱۹۹
- ^{۱۵} کلیات جواہر خمسہ، کوئٹہ، ص ۲۱
- ^{۱۶} ابن جوزی، عبد الرحمن بن علی، النور فی فضائل الایام والشہور، دار شئون الاسلامیہ، دبی ۱۴۳۹ھ، ص ۱۲۹
- ^{۱۷} ابن منظور افریقی، محمد بن مکرم، لسان العرب، دار الصادر بیروت، الطبعة الثالثة: ۱۴۱۴ھ، ج ۳، ص ۱۳۰
- ^{۱۸} ڈاکٹر، مصطفیٰ جواد، قل ولا تقل، دار المدی للثقافة والنشر، الطبعة الاولى ۱۹۸۸، ج ۲، ص ۷۶
- ^{۱۹} لسان العرب، ج ۳، ص ۱۳۰،
- ^{۲۰} قطرب، محمد بن مستنیر، الازمنة وتلدیة الجالبیة، مؤسسة الرسالة، الطبعة الثانية ۱۴۰۵ھ - ۱۹۸۵ء، ج ۱، ص ۵۴
- ^{۲۱} ابن مکی صقلی، عمر بن خلف، شقیف اللسان و تلخیص الجنان، دار الکتب العلمیہ - بیروت، الطبعة الاولى ۱۴۱۰ھ - ۱۹۹۰ء، ص ۲۲۱
- ^{۲۲} قل ولا تقل، ج ۲، ص ۷۶
- ^{۲۳} فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۶۸۰-۶۸۱
- ^{۲۴} الشمارخ فی علم التاریخ، ص ۲۲
- ^{۲۵} امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: اقول: احادیث میں ہے کہ ایام وشہور محشور ہوں گے، جمعہ ورمضان شفیق وشہید ہوں گے۔ ہر مہینہ اپنے ہر قسم وقائع کی گواہی دے گا سوائے رجب کے کہ حنات بیان کرے گا اور سینات کے ذکر پر کہے گا میں بہر اہمیت خبر نہیں اس لیے اسے شہر اصم یعنی گونگا مہینا کہتے ہیں۔ (بریلوی، احمد رضا، فتاویٰ رضویہ، رضافاؤنڈیشن لاہور، ۲۰۰۲ء، ج ۲، ص ۴۹۶)
- ^{۲۶} مُنْصِل کا معنی ہے نکالنا، اور اَلْاَسْنُ۔ ؓ دانتوں کو کہتے ہیں، چونکہ اس مہینے میں لوگ نیزوں اور ہتھیاروں کے دانت نکال دیتے تھے اس لئے اسے مُنْصِلُ الْاَسْنِ۔ ؓ کہتے تھے۔
- ^{۲۷} صحیح بخاری، ج ۲، ص ۷۶، حدیث: ۳۱۹۷

- ۲۸ عبد الرزاق بن ہمام، مصنف عبد الرزاق، دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۱ھ، ج ۲، ص ۲۴۶، حدیث: ۷۹۵۷
- ۲۹ طبرانی، سلیمان بن احمد، معجم الاوسط، دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۲ھ، ج ۳، ص ۸۵، حدیث: ۳۹۳۹
- ۳۰ المفصل فی تاریخ العرب قبل الاسلام، ج ۱۶، ص ۸۹
- ۳۱ الدیلمی، ابوشجاع شیرویہ، مسند الفردوس، دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۹۸۶ء، ج ۲، ص ۲۵۵، حدیث: ۳۲۷۶
- ۳۲ جیلانی، عبدالقادر، غنیۃ الطالبین، دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۷ء، ج ۱، ص ۳۴۱
- ۳۳ نحوی حضرات کا کہنا ہے کہ ”شہر رمضان“ کہنا رمضان سے فصیح ہے۔ امام سیوطی ابن ابی حاتم کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ فرماتے ہیں: صرف رمضان نہ کہو کہ یہ اللہ پاک کے اسم میں سے ہے لہذا شہر رمضان کہا کرو۔ المنہاج فی شعب الایمان میں ہے کہ عادت یہ جاری ہے کہ رجب وشعبان کی طرح صرف رمضان نہیں کہا جاتا بلکہ شہر رمضان کہا جاتا ہے کہ اسی طرح کتاب اللہ میں ذکر ہوا، حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے اکثر یونہی منقول ہوا ہے، البتہ یہ کہنا کہ رمضان اسم اللہ ہے لہذا صرف رمضان نہ کہا جائے یہ بات درست نہیں ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور صحابہ سے بغیر شہر کے بھی مروی ہے، تاہم کتاب اللہ کی موافقت میں ”شہر رمضان“ کہنا زیادہ مناسب ہے۔
- (المنہاج فی شعب الایمان، ج ۲، ص ۳۷۶)
- ۳۴ المفصل فی تاریخ العرب قبل الاسلام، ج ۱۶، ص ۸۹
- ۳۵ البقرة: ۱۸۵
- ۳۶ المفصل فی تاریخ العرب قبل الاسلام، ج ۱۶، ص ۸۹
- ۳۷ صحیح مسلم، ص ۵۶۸، حدیث: ۳۳۸۳
- ۳۸ منذری، عبدالعظیم، الترغیب والترہیب، دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۷ء، ج ۲، ص ۶۰، حدیث: ۲۳
- ۳۹ صحیح بخاری، ج ۱، ص ۶۵۴، حدیث: ۱۹۹۱
- ۴۰ المفصل فی تاریخ العرب قبل الاسلام، ج ۱۶، ص ۸۹
- ۴۱ البقرة: ۱۹۷
- ۴۲ فخری الدین رازی، محمد بن عمر، تفسیر کبیر، دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۰ء، الاعراف، تحت الآیۃ: ۱۴۲، ج ۵، ص ۳۵۱
- ۴۳ ابن ماجہ، محمد بن یزید، دار المعرفۃ، بیروت، ج ۳، ص ۴۵۸، حدیث: ۲۹۹۷
- ۴۴ المفصل فی تاریخ العرب قبل الاسلام، ج ۱۶، ص ۸۹
- ۴۵ ابن عساکر، تاریخ مدینۃ دمشق، دار الفکر بیروت، جلد ۱، ص ۵۱
- ۴۶ ابن حبان، صحیح ابن حبان، دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۷ء، ج ۶، ص ۶۲، حدیث: ۳۸۴۲
- ۴۷ صحیح بخاری، ج ۱، ص ۶۵۴، حدیث: ۱۹۹۱
- ۴۸ سیوطی، جلال الدین، عبد الرحمن بن ابوبکر، الشمارخ فی علم التاریخ، ص ۲۲